

## Judgment Sheet

عدالت عالیہ پشاور ہائی کورٹ، ایبٹ آباد بینچ  
جوڈیشل ڈیپارٹمنٹ

کریمینل اپیل نمبر 151-A/2016

جسٹس محمد ابراہیم خان، جسٹس شکیل احمد

**فیصلہ**

تاریخ شنوائی: 24.03.2021.....

اپیلانٹ (ٹکا خان) بذریعہ وادخان ایڈووکیٹ

☆☆☆☆☆

جسٹس شکیل احمد:- یہ فوجداری اپیل ”ٹکا خان بنام (۱)۔ محمد اقبال، (۲)۔ ابراہیم،

(۳)۔ اسماعیل، (۴)۔ زرین“ ہمارے روبرو سیشن جج کوہستان بمقام داسو کے فیصلہ محررہ ۲۰۱۶-۱۰-۲۲ کے برخلاف دائر کی گئی ہے۔ اپنے اس فیصلے میں فاضل سیشن جج صاحب نے مسئول علیہم (۱)۔ محمد اقبال، (۲)۔ ابراہیم، (۳)۔ اسماعیل، (۴)۔ زرین کو زیر دفعہ ۱۴۹/۱۴۸/۳۲۴/۳۰۲ تعزیرات پاکستان کے عائد شدہ جرم کی سزاؤں سے بری کر دیا ہے۔

۲۔ اس کیس کے مختصر واقعات ابتدائی رپورٹ کے مطابق مستغیث نے مورخہ ۲۰۱۴-۱۰-۰۸ کو خانہ خود میں ہمراہ نغش برادر اش مقتول محمد درازیوں رپورٹ کی کہ مورخہ ۲۰۱۴-۱۰-۰۸ بوقت ۰۹:۴۵ بجے اُس کا بھائی محمد دراز مع عمر خان اور عبداللہ عرف گل، بیڑہ بالا کی طرف سے گھر خود آ رہے تھے روڈ قریب مکان ازاں لاجبر پہنچے تو اوپر کی طرف سے مسیان اقبال، محمد سلیم، ابراہیم، عبدالسلام، شمس القمر، اختر حسین، اسماعیل، زرین اور ضیاء الرحمن مسلح براسلحہ آتشیں پہلے سے گھات لگائے بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے اُن کو دیکھتے ہی بارادہ قتل

فائرنگ شروع کر دی۔ ملزمان محمد اقبال، محمد سلیم، ابراہیم، عبدالسلام اور شمس القمر کی گولیوں سے محمد دراز لگ کر زخمی ہو کر موقع پر جاں بحق ہو گیا۔ انہوں نے قریب پتھروں میں چھپ کر جانیں بچائیں۔ ملزمان نے بعد از ارتکاب جرم گولیاں برساتے ہوئے جائے واردات سے راہ فرار اختیار کی۔ رپورٹ میں تاخیر بدیں وجہ ہوئی کہ وہ علاقہ بیلہ میں تھا جس کی وجہ سے بروقت اطلاع پولیس کو نہ کی جاسکی۔ وجہ عناد سابقہ قتل مقابلہ بتائی گئی۔ مستغیث کی اس رپورٹ پر مقدمہ برخلاف ملزمان بالا تھا نہ بیڑہ میں درج ہوا۔

۳۔ ملزمان محمد اقبال، ابراہیم اور اسماعیل ۲۰۱۵-۰۵-۰۷ کو گرفتار ہوئے۔ بعد از تکمیل تفتیش مقدمہ، ملزمان کے خلاف چالان مورخہ ۲۰۱۵-۰۶-۱۶ کو برائے سماعت عدالت مجاز جوڈیشل مجسٹریٹ پٹن سے موصول ہوا۔ ملزمان بالا کو حسب ضابطہ عدالت میں طلب کیا جا کر کاروائی زیر دفعہ (C) ۲۶۵ ضابطہ فوجداری عمل میں لائی گئی۔ مورخہ ۲۰۱۵-۰۹-۲۱ کو ملزمان کے خلاف فرد جرم عائد کی گئی جس کی صحت سے انہوں نے انکار کرتے ہوئے سماعت مقدمہ کی استدعا کی۔ بدیں وجہ استغاثہ کی شہادت طلب کی گئی۔ استغاثہ نے اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے کل (۸) گواہان عدالت مجاز میں پیش کیے۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

گواہ استغاثہ (۱) مسلم شاہ ولد ملک کرامت شاہ نے اپنے مرکزی عدالتی بیان میں کہا کہ وہ فرد مقبوضگی Ex.PW-1/1 کا گواہ حاشیہ ہے جس کی رو سے تفتیشی آفیسر نے اس کی اور گواہ معراج خان کی موجودگی میں مقامات (۴) تا (۹) سے (۷) عدد دخول کارتوس ۷.۶۲ بور قبضہ پولیس میں کر کے خولوں پر اپنا چھوٹا دستخط نکلدار چیز سے ثبت کر کے جملہ خول بند پارسل کر کے پارسل نمبر (۳) میں ڈال کر تین عدد مواہیر اسی SR ثبت کیے۔ اسی طرح وہ فرد مقبوضگی Ex.PW-1/2 کا بھی گواہ حاشیہ ہے جس کی رو سے تفتیشی آفیسر نے اس کی اور گواہ معراج خان کی موجودگی میں جائے وقوعہ سے بذریعہ گتہ خون اٹھا کر بند پارسل کر کے مواہیر اسی SR ثبت کر کے پارسل نمبر (۱) میں بند کیا۔ اسی طرح جائے موجودگی مقتول محمد دراز کے قریب روڈ سے چار عدد بکھرے ہوئے سکے گولی اٹھا کر بند پارسل نمبر (۲) کر کے پارسل ہائے پر تین عدد مواہیر اسی SR ثبت کر کے فرد مقبوضگی مرتب کیا اور سکے گولی پر نکلدار چیز سے اپنا چھوٹا دستخط بھی ثبت کیا۔ یہ کہ مذکورہ بالا دستاویزات پر اس کا اور گواہ معراج کا دستخط درست طور پر ثبت ہے۔

گواہ استغاثہ (۲) / مستغیث مقدمہ نکا خان نے اپنے مرکزی عدالتی بیان میں کہا کہ بروز وقوعہ اس کا بھائی محمد دراز، بھتیجا عمر خان اور چچا زاد بھائی گل محمد عرف گل بیڑہ بالا سے اپنے گھر کی طرف آرہے تھے جب نزد مکان لاجبر پہنچے تو ملزمان اقبال، ابراہیم، سلیم، سلام، شمس، زرین، اختر حسین، اسماعیل جو پہلے سے راستے سے اوپر کی طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ جونہی مقتول اور چشم دید گواہان پہنچے تو ملزمان نے فائرنگ شروع

کردی۔ جو ملزمان اقبال، ابراہیم، سلیم، عبدالسلام اور شمس القمر کی فائرنگ سے اس کا بھائی محمد دراز لگ کر موقع پر جاں بحق ہوا۔ جبکہ گواہان نے اپنی جان بچائی۔ ملزمان زرین، اختر حسین، ضیاء الرحمن اور اسماعیل نے بھی فائرنگ کی تھی۔ جن کو چشم دید گواہان نے چشم خود دیکھا تھا۔ ملزمان بعد از وقوعہ موقع سے بھاگ گئے۔ رپورٹ میں دیری اس لئے ہوئی کہ وہ علاقہ بیلہ میں تھا جس کی وجہ سے وقت پر رپورٹ نہ کر سکا۔ وجہ عناد سابقہ قتل مقاتلہ کی دشمنی ہے۔ وہ اپنے بھائی کو قتل کرنے اور چچا زاد اور بھتیجا پر فائرنگ کرنے کا برخلاف ملزمان بالا دعویدار ہے۔ اس نے مقتول کی نعش کی نسبت مستثنیٰ کی درخواست Ex.PW-2/1 گزاری جو نعش کو پوسٹ مارٹم سے مستثنیٰ کر کے نعش کو بذریعہ رسید Ex.PW-2/2 برائے تکفین حاصل کیا۔ اس نے مراسلہ پر اپنا انگوٹھا دیکھ لیا ہے جو کہ درست ہے۔

گواہ استغاثہ (۳) عبداللہ عرف گل نے اپنے مرکزی عدالتی بیان میں کہا ہے کہ بروز وقوعہ وہ ہمراہ مقتول دراز و عمر خان کے بیڑہ بالا سے مقتول دراز کے گھر آرہے تھے جب وہ لاجبر کے مکان کے قریب اراضی حجم میں بوقت ۰۹:۴۵ بجے پہنچے تو روڈ کی اوپر کی طرف سے ملزمان محمد اقبال، محمد سلیم، ابراہیم، عبدالسلام، شمس القمر، اختر حسین، اسماعیل، زرین، ضیاء الرحمن جو پہلے سے گھات لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی ملزمان نے اپنی اپنی رائفلوں سے فائرنگ شروع کی۔ ملزمان محمد اقبال، محمد سلیم، ابراہیم، عبدالسلام، شمس القمر کی فائرنگ سے چچا زاد دراز لگ کر موقع پر جاں بحق ہوا۔ انہوں نے پتھروں میں چھپ کر اپنی جان بچائی۔ ملزمان نے ان پر بھی بارادہ قتل فائرنگ کی جو وہ خوش قسمتی سے بچ گئے۔ اس نے وقوعہ چشم خود دیکھا ہے اور ملزمان کو شناخت کیا ہے۔ وہ اپنے اور ہمراہی پر بارادہ قتل فائرنگ اور چچا زاد بھائی دراز کو قتل کرنے کا برخلاف ملزمان بالا دعویداری کی۔ وقوعہ کی نسبت انہوں نے ٹکا خان بھائی مقتول کو اطلاع دی تھی۔ اس کی اور گواہ عمر خان کی موجودگی میں تفتیشی آفیسر نے نقشہ موقع مرتب کیا تھا۔ وہ فرد Ex.PW-3/1 کا گواہ حاشیہ ہے۔ جس کی رو سے تفتیشی آفیسر نے اس کی اور عمر خان کی موجودگی میں مقتول کے خون آلود پارچا جات مشمولہ قمیض Ex.P-1 بنیان Ex.P-2 جن پر نشانات کٹ گولی موجود تھے۔ قبضہ پولیس میں کیا۔ فرد پر اس کا اور گواہ عمر خان کا دستخط درست طور پر ثبت ہے۔ پولیس نے اس کا بیان زیر دفعہ (۱۶۱) ض ف قلمبند کیا تھا۔ وہ اپنے اوپر فائرنگ اور چچا زاد کو قتل کرنے کا برخلاف ملزمان بالا دعویدار ہے۔

گواہ استغاثہ (۴) سیف الرحمن ASI نے اپنے مرکزی عدالتی بیان میں کہا ہے کہ ایام وقوعہ وہ بطور تفتیشی آفیسر تھانہ بیڑہ میں تعینات تھا۔ مورخہ ۲۰۱۴-۱۰-۰۸ کو FIR برائے تفتیش اس کے حوالہ ہوئی۔ جو اس نے موقع کا ملاحظہ کر کے نقشہ موقع حسب نشاندہی گواہ چشم دید Ex.PB مرتب کیا۔ بدوران ملاحظہ موقع مقامات (۴) تا (۸) سے پسماندہ (۷) عدد دخول کار توں ۷۶۲ Ex.P-3 بور کو بروئے فرد

قبضہ پولیس میں کر کے پارسل نمبر ۳ میں بند کر کے تین عدد مواہیر اسی SR ثبت کیا۔ گواہان فرد سے فرد کی تکمیل کرا کر فرد مقبوضگی Ex.PW-4/1 مرتب کیا۔ اسی طرح بدورانِ ملاحظہ موقع جائے موجودگی مقتول محمد دراز سے خون بذریعہ گتہ 4-Ex.P اٹھا کر بند پارسل نمبر (۱) کیا۔ اسی طرح جائے موجودگی مقتول محمد دراز کے قریب سے پکے روڈ پر چار عدد بکھرے ہوئے سکے گولی 5-Ex.P اٹھا کر بروئے فرد قبضہ پولیس میں کر کے پارسل نمبر (۲) میں بند کر کے تین عدد مواہیر اسی SR ثبت کیا۔ فرد مقبوضگی 2-4-Ex.PW گواہان حاشیہ کی موجودگی میں مرتب کیا۔ اسی طرح حسبِ طلبی پارچات مقتول مستغیث مقدمہ نے مشمولہ ایک عدد بنیان برنگ سفید خون آلود جن پر بالمقابل زخم نشان کٹ گولی موجود تھے کو قبضہ پولیس میں کر کے فرد مقبوضگی پہلے سے مظہر شدہ 1-3-Ex.PW مرتب کر کے گواہان فرد سے فرد کی تکمیل کرائی۔ اور بند پارسل نمبر (۴) کیا۔ اس نے جائے وقوعہ اور مقتول کی فوٹو گرافی بھی کی ہے جو کہ شامل مثل ہے۔ مورخہ ۲۰۱۴-۱۰-۰۹ کو بغرض گرفتاری ملزمان کے گھروں پر چھاپہ زنی کی گئی نہ تو ملزمان دستیاب ہوئے اور نہ کوئی غیر قانونی چیز برآمد ہوئی اس بابت فردات خانہ تلاشی 3-4-Ex.PW اور 4-4-Ex.PW مرتب کیے۔ اسی طرح پارسل ہائے کی نسبت درخواست 5-4-Ex.PW اور 6-4-Ex.PW برائے تجزیہ FSL پشاور بھجوائی۔ مورخہ ۲۰۱۴-۱۰-۱۷ کو فہرست وراثہ مقتول 7-4-Ex.PW مرتب کر کے شامل مثل کیا۔ اس نے بذریعہ درخواست 8-4-Ex.PW مورخہ ۲۰۱۴-۱۰-۱۶ کو برخلاف ملزمان وارنٹ زیر دفعہ (۲۰۴) ضف حاصل کر کے برائے تعمیل حوالہ DFC کیا۔ جو عدم تعمیل واپس ہو کر شامل مثل کیا۔ اور اسی طرح اس نے بذریعہ درخواست 9-4-Ex.PW اشتہارات زیر دفعہ (۸۷) ضف حاصل کر کے برائے تعمیل حوالہ DFC کیا۔ اس دوران FSL رپورٹ موصول ہوئی جو کہ مثبت ہے اور شامل مثل کی گئی جو 10-4-Ex.PW ہے۔ تفتیش مکمل ہونے پر اس نے مثل برائے تکمیل چالان حوالہ SHO کی۔ بعد ازاں ملزمان محمد اقبال، اسماعیل اور محمد ابراہیم کے گرفتار ہونے پر اس نے ان کے کارڈ گرفتاری 11-4-Ex.PW تا 13-4-Ex.PW مرتب کیے۔ مورخہ ۲۰۱۵-۰۵-۰۸ کو برائے حراست منظور ہوئی۔ ملزمان سے پوچھ گچھ کی گئی مگر بے سود۔ مورخہ ۲۰۱۵-۰۵-۱۱ کو بذریعہ درخواست 15-4-Ex.PW عدالت میں برائے مزید حصول حراست پیش کیا۔ جو ملزمان کو جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا گیا۔ بعد از تکمیل تفتیش مثل مقدمہ برائے تتمہ چالان حوالہ SHO کیا۔ اس نے آج مذکورہ بالا دستاویزات دیکھ لی ہے جن پر اس کا دستخط درست طور پر ثبت ہے۔

گواہ استغاثہ (۵) محمد نواب MHC نے اپنے مرکزی عدالتی بیان میں کہا کہ مقدمہ ہذا میں مراسلہ مرتبہ محمد جاوید خان بدست کنسٹیبل شاہ عالم نمبر (۱۵۵) موصول ہوا۔ اس نے مراسلہ کو حرف بحرف بشکل FIR درج کیا۔ FIR اس کی تحریری ہے جس پر اس کا دستخط درست طور پر ثبت ہے۔ جو کہ Ex.PA ہے۔ بعد از چا کیدگی FIR مراسلہ نقل FIR حوالہ تفتیشی عملہ کیا گیا۔

گواہ استغاثہ (۶) جاوید خان SHO نے اپنے مرکزی عدالتی بیان میں کہا ہے کہ وقوعہ کی نسبت اطلاع پا کر وہ بمعہ دیگر پولیس نفری مقتول کے گھر پہنچا جہاں معلوم ہوا کہ محمد دراز نامی شخص کو قتل کیا گیا ہے۔ اور اس کی قتل کی نسبت اس کا بھائی ٹکا خان رپورٹ کرے گا۔ بوقت ۱۵:۳۰ بجے ٹکا خان پہنچا اور وقوعہ کی نسبت اسے رپورٹ کی جس کو اس نے حرف بحرف مراسلہ Ex.PW-6/1 میں چاک کیا۔ مراسلہ مستغیث کو پڑھ کر سنا گیا جس نے درست تسلیم کر کے اس پر اپنا نشان انگشت ثبت کیا۔ بعد از چاکیدگی مراسلہ بدست کنشیل شاہ عالم شاہ نمبر (۱۵۵) ارسال تھانہ کیا۔ اس نے مقتول کا نقشہ ضرر Ex.PW-6/2 مرتب کیا۔ اور نقش مقتول کو زیر حفاظت عمر خطاب برائے پوسٹماٹم بھجوا دیا۔ اسی طرح رپورٹ مرگ صورت حال Ex.PW-6/3 بھی اس کا مرتب کردہ ہے۔ بعد از تکمیل تفتیش اس نے مقدمہ ہذا میں چالان مکمل Ex.PZ داخل عدالت کیا۔ اور اسی طرح بعد از گرفتاری ملزمان اس نے مقدمہ ہذا میں برخلاف ملزمان تتمہ چالان Ex.PZ/1 داخل عدالت کیا۔

گواہ استغاثہ (۷) شمس الدین LHC نے اپنے مرکزی عدالتی بیان میں کہا ہے کہ اسے پارسل نمبر (۱)، (۳) اور (۴) برائے FSL لے جانا حوالہ ہوئے۔ مذکورہ پارسل ہائے معہ ڈاکٹ و دیگر رسید نمبر ۲۱/۲۱۱۲۰/۲۱۱۲۱ محرر نے اس کے حوالہ کیے۔ جو جملہ مال مقدمہ ہمراہ لے کر پارسل نمبر (۱) اور (۴)، FSL پشاور معہ کاغذات جمع کیے جبکہ پارسل نمبر (۳) معہ دیگر کاغذات اور رسید رہداری محرر تھانہ کے حوالہ کیے۔

گواہ استغاثہ (۸) نیک محمد DFC نے اپنے مرکزی عدالتی بیان میں کہا ہے کہ تفتیش آفیسر نے وارنٹ زیر دفعہ (۲۰۴) ض ف برخلاف ملزمان ابراہیم، محمد اقبال اور اسماعیل حاصل کر کے برائے تعمیل اس کے حوالہ کیے۔ وہ وارنٹ کی تعمیل کے سلسلے میں ملزمان کے گاؤں و گردونواح میں گیا۔ مگر ملزمان دستیاب نہ ہوئے۔ اس نے وارنٹ کی تعمیل کی نسبت مسمی الطاف حسین کا بیان برپشت وارنٹ قلمبند کیا۔ وارنٹ ہائے اور ان کی پشت پر اس کی رپورٹ ہائے Ex.PW-8/1 تا Ex.PW-8/6 ہے۔ اسی طرح اشتہارات زیر دفعہ (۸۷) ض ف برخلاف ملزمان بالا برائے تعمیل اس کے حوالہ ہوئے۔ اس نے اشتہارات کی حسب ضابطہ تعمیل کی۔ اشتہارات ہائے اور ان کی پشت پر اس کی رپورٹ ہائے Ex.PW-8/7 تا Ex.PW-8/12 ہے۔ اسی گواہ کے ساتھ استغاثہ نے اپنی شہادت مکمل ہونے پر بند کردی۔

۴۔ ملزمان نے اپنے بیان زیر دفعہ (۳۴۲) ضابطہ فوجداری ارتکاب جرم سے انکار کرتے ہوئے استغاثہ کے مقدمہ کو اپنے خلاف جھوٹ پر مبنی قرار دیا اور اپنے آپ کو بے گناہ کہا۔ تاہم انہوں نے نہ تو کوئی شہادت

صفائی پیش کی اور نہ ہی برحلف بیان دینے پر آمادہ ہوئے۔ بعد از قلمبندی بیانات ملزمان فاضل سیشن جج صاحب نے ملزمان/مسئول علیہم کو عائد شدہ جرم کی سزاؤں سے بری کر دیا۔ جس سے ناخوش ہو کر مستغیث ٹکا خان نے بریت ملزمان کے خلاف عدالت عالیہ سے رجوع کیا ہے۔

۵۔ وکیل مستغیث نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ماتحت عدالت کا فیصلہ درست نہ ہے۔ مزید یہ کہ ماتحت عدالت نے استغاثہ کی شہادتوں کو غیر مستند قرار دے کر ملزمان کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے عائد شدہ جرموں سے بری کیا ہے جو کہ استغاثہ کی پیش کردہ شہادتوں کے برعکس ہے۔ اگرچہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ پونے (۶) گھنٹے کی تاخیر سے درج کی گئی ہے لیکن اس تاخیر کی معقول وجہ ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں تفصیل سے بیان کی گئی ہے۔ استغاثہ کا مقدمہ شکوک و شبہات سے بالاتر ہے۔ لہذا ملزمان قانون کے مطابق سزا کے حقدار ہیں۔ وکیل مستغیث اپنے دلائل کو سمیٹتے ہوئے بیانی ہوئے کہ عدالت ماتحت کا فیصلہ کا عدم قرار دے کر ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

۶۔ ہم نے وکیل مستغیث کے دلائل کو تفصیل سے سنا اور ریکارڈ پر موجود حقائق کا بغور/باریک بینی سے مطالعہ کیا۔

۷۔ ملاحظہ مثل سے پایا گیا کہ استغاثہ کی پوری عمارت کی بنیاد مستغیث مقدمہ ٹکا خان (گواہ استغاثہ ۲) اور چشم دید گواہ عبداللہ عرف گل (گواہ استغاثہ ۳) پر قائم کی گئی ہے۔ مقدمہ ہذا ٹکا خان نامی شخص کی رپورٹ پر برخلاف ملزمان درج ہوا تھا۔ اگر مراسلہ مظہرہ (Ex.PW-6/1) ابتدائی اطلاعی رپورٹ مظہرہ PA و بیان مستغیث گواہ استغاثہ (۲) پر طائرانہ نظر ڈالی جائے تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ بوقت وقوعہ مستغیث مقدمہ ٹکا خان سرے سے ہی موقع پر موجود نہ تھا بلکہ علاقہ گل بیلہ میں موجود تھا جہاں اُسے وقوعہ کی نسبت اطلاع دی گئی اور اُس نے اپنی آمد پر تقریباً پونے (۶) گھنٹے کی تاخیر سے رپورٹ درج کی۔ اگرچہ مستغیث نے اپنے عدالتی بیان و ابتدائی اطلاعی رپورٹ میں اپنے بھتیجے عمر خان، چچا زاد بھائی عبداللہ عرف گل کو وقوعہ کا چشم دید گواہ بیان کیا ہے تاہم استغاثہ نے عمر خان کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے ترک کر دیا جبکہ عبداللہ عرف گل کو بطور گواہ استغاثہ (۳) پیش کیا۔ مذکورہ گواہ نے بھی مستغیث کا موقع پر موجود ہونا بیان نہ کیا ہے جس سے یہ بات مزید واضح ہوتی ہے کہ مستغیث موقع پر سرے سے موجود ہی نہ تھا اور وقوعہ اس کا چشم دید نہ ہے۔ گواہ استغاثہ (۳) کے بیان کا باریک بینی سے مطالعہ کیا جائے تو یہ بات آشکارہ ہو جاتی ہے کہ گواہ مذکور بیلہ بیڑہ کا



رہائشی ہے جبکہ مستغیث کا خان جوڑی بیلہ پالس کوہستان کا اور ہر دو گواہوں کے رہائشی گھروں کے درمیان اچھا خاصہ فاصلہ ہے۔ اگر اس حقیقت کو مد نظر رکھا جائے تو یہ بات بلا شک و شبہ کہی جاسکتی ہے کہ گواہ مذکور ایک اتفاقیہ گواہ ہے۔ استغاثہ کے لئے لازم تھا کہ اس گواہ کی موقع پر موجودگی بلا شک و شبہ ثابت کرے جس میں وہ بری طرح ناکام رہا ہے۔ مذکورہ گواہ نے کہیں بھی اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ وہ بمعہ عمر خان، عبداللہ عرف گل اور متونی (محمد راز) کس مقصد کے لئے اکٹھے ہوئے تھے اور مستغیث کے گھر کیوں جارہے تھے۔ نقشہ موقع مظہرہ PB میں مقام نمبر (۱) مقتول محمد راز، مقام نمبر (۲) گواہ چشم دید عمر خان اور مقام نمبر (۳) گواہ عبداللہ عرف گل کو دیا گیا ہے۔ ملاحظہ نقشہ موقع سے پایا گیا کہ گواہان چشم دید اور مقتول کے درمیان فاصلہ (۴۱) سے (۴۴) فٹ تھا۔ اگر نقشہ موقع، بیان مستغیث و چشم دید گواہ عبداللہ عرف گل کے بیانات کا موازنہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ گواہان غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں یا پھر نقشہ موقع اُن کی باہمی مشاورت کا نتیجہ ہے۔ بمطابق مستغیث و گواہ چشم دید، مقتول و چشم دید گواہان اکٹھے جارہے تھے جبکہ اس کے برعکس نقشہ موقع میں گواہان و مقتول ایک دوسرے کے پیچھے کافی فاصلے پر جارہے ہیں۔ نقشہ موقع مستغیث و چشم دید گواہ کی تائید نہیں کرتا بلکہ اُس کی نفی کرتا ہے۔ اگر استغاثہ کی یہ بات مان بھی لی جائے کہ مقتول اور گواہ چشم دید اکٹھے جارہے تھے تو ملزمان کی شدید فائرنگ سے ان کا بچنا ناممکن تھا اور اگر وہ اکٹھے نہیں جارہے تھے تو بھی براہ راست ملزمان کے اسلحہ کے نشانے پر تھے۔ ملاحظہ مثل سے یہ بات ثابت ہے کہ ملزمان کی گواہان چشم دید اور مقتول کے ساتھ ایک جیسی دشمنی تھی جو کہ گواہ استغاثہ (۳) کی جرح سے واضح ہے۔ لہذا گواہان کا وقوعہ ہذا میں بچ جانا یہاں تک کہ انہیں معمولی سا خراش بھی نہ آنا یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ وہ بوقت ارتکاب جرم موقع پر سرے سے ہی موجود نہ تھے اور وقوعہ ہذا اُن دیکھا ہے۔

۸۔ اگرچہ مستغیث اور چشم دید گواہ کے مطابق ملزمان پہلے سے گھات لگائے بیٹھے تھے لیکن اُن کی فائرنگ سے خوش قسمتی سے بچ گئے اور پتھروں کے پیچھے چھپ کر اپنی جان بچائی۔ یہ بات بڑی حیران کن ہے کہ باوجود اس کے کہ گواہ چشم دید اور مقتول جن سے ملزمان کی قتل مقاتلہ کی دشمنی چلی آرہی تھی لیکن وہ بغیر کسی اسلحہ کے مستغیث کے گھر کی طرف رواں دواں تھے جو کہ صوبہ خیبر پختونخواہ کے رواج کے برعکس ہے۔ علاوہ ازیں (۹) ملزمان جو کہ پہلے سے گھات لگائے بیٹھے تھے اور اُن کے مقابلے میں (۳) جانی دشمن جو کہ خالی ہاتھ تھے ملزمان کا صرف مقتول پر فائر کر کے قتل کر دینا اور باقی (۲) کو چھوڑ دینا تا کہ وہ اُن کے خلاف عدالت میں گواہی دے سکیں کسی بھی طرح عام ذہن کے لئے نہ تو قابل قبول ہے اور نہ ہی عقل سلیم اس بات کو تسلیم کرتی ہے۔ اگرچہ گواہان استغاثہ نے یہ بات اپنی شہادت میں بتائی ہے کہ انہوں نے پتھروں کے پیچھے چھپ کر اپنی جانیں بچائی تاہم تفتیشی افسر نے نہ تو پتھروں پر گولیوں کے نشانات پائے اور نہ ہی اس کا ذکر نقشہ موقع میں ملتا ہے۔ ملاحظہ





۹۔ وقت وقوعہ اور رپورٹ میں تاخیر کو ہمراہ جرح برگواہ استغاثہ (۲) و (۴) کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو استغاثہ کی کہانی اچھی خاصی مشکوک ہو جاتی ہے۔ نیز بمطابق جرح برگواہ استغاثہ (۲) اُس نے رپورٹ بعد از تسلی درج کی ہے۔ اب اس تسلی کی کیا شکل تھی اس بابت کوئی شہادت مثل پر موجود نہ ہے۔ اگرچہ گواہ استغاثہ (۳) نے بمطابق جرح یہ بات کہی ہے کہ اُن کی علاقہ میں دیگر کسی کے ساتھ دشمنی نہیں ہے ماسوائے ملزمان کے اور یہی بات گواہ چشم دید عبداللہ عرف گل نے اپنی جرح میں کہی ہے تاہم جب اُس کے بیان زیر دفعہ (۱۶۱) ضابطہ فوجداری سے تقابل کرایا گیا تو اُس کے بیان زیر دفعہ (۱۶۱) ضابطہ فوجداری میں پایا گیا:

”ہمارے آنے تک رپورٹ نہ کریں کیونکہ علاقے میں ہماری کافی لوگوں کے ساتھ قتل مقاتلہ کی دشمنی ہے۔“

ہر دو گواہان کے بیانات کا تقابلی جائزہ لینے کے بعد فاضل سیشن جج صاحب درست طور پر اس نتیجہ پر پہنچے کہ ہر دو گواہان اپنے بیان میں سچے نہ ہیں اور ابتدائی رپورٹ میں ملزمان کو کافی سوچ بچار کے بعد نامزد کیا گیا ہے۔ اور یہ کہ نامزد ملزمان کے خلاف استغاثہ کی کہانی اچھی خاصی مشکوک ہے لہذا شک کا فائدہ دیتے ہوئے ملزمان کو استغاثہ کے عائد کردہ الزامات سے بری کر دیا۔

یہ بنیادی شرعی اصول ہے کہ ملزم کے خلاف تمام ثبوت قوی اور بغیر کسی شک و شبہ کے ہوں گے تو ہی اُسے سزا دی جاسکتی ہے۔ یہ اصول/نتیجہ اس حدیث پاک سے اخذ کیا گیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ:

”حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں کی جانب سے کیے گئے لغزشوں کو درگزر کیا کرو جہاں تک تم سے ہو سکے۔ اگر کوئی بچاؤ کا راستہ اُن کے لئے موجود ہے تو اُسے اپنا بچاؤ کرنے دیں کیونکہ کسی کو معاف کرنا/چھوڑ دینا غلطی سے کسی کو سزا دینے سے زیادہ بہتر ہے۔“ (بحوالہ مشکوٰۃ المصابیح) (انگریزی ترجمہ از فضل الکریم جلد دوم، صفحہ ۵۴۴)۔

یہ اصول کہ: ”کسی گنہگار کو چھوڑ دینا کسی بے گناہ کو سزا دینے سے بہت بہتر ہے“۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۴ سو سال پہلے وضع کیا تھا جو آج کے جدید نظام انصاف کا بنیادی رہنما اصول بن چکا ہے۔

اس ضمن میں عدالت عظمیٰ کے مندرجہ ذیل فیصلوں کو بطورِ نظیر پیش کیا جاسکتا ہے:

۱۔ ”ندیم الحق وغیرہ بنام سرکار“، ۱۹۸۵ سپریم کورٹ منتقلی ریویو صفحہ ۵۱۰

۲۔ اختر علی وغیرہ بنام سرکار“، ۲۰۰۸ سپریم کورٹ منتقلی ریویو صفحہ ۳۳۶

۱۰۔ اگرچہ بدورانِ ملاحظہ موقع خول کارٹوس (۷۱) عدد مظہرہ P-3 از جائے وقوعہ ملزمان موقع سے بروئے فرد مظہرہ ۴/۱۱، جامہ پوشیدہ مقتول مظہرہ 2، P-1 بروئے فرد مظہرہ ۴/۱۱، خون مظہرہ P-4 بروئے فرد مظہرہ ۴/۲ مثبت FSL رپورٹ بابت خون مظہرہ ۴/۱۰ بلا شک و شبہ جائے وقوعہ مقتول ثابت کرتے ہیں لیکن یہ واقعاتی شہادت کسی طور پر بھی نامزد ملزمان کو وقوعہ ہذا میں ملوث ہونا ثابت نہیں کرتی۔ بالخصوص ملزمان سے آلہ قتل کا برآمد نہ ہونا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اگرچہ موقع واردات سے (۷۱) عدد خول کارٹوس برآمد کیا گیا ہے تاہم اس بابت FSL رپورٹ مثل پر موجود نہ ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ خول کارٹوس مختلف اسلحہ آتشیں سے فائر کیا گیا ہے۔

۱۱۔ اعلیٰ عدالتوں نے وقتاً فوقتاً اپنے فیصلہ جات میں حتمی طور پر یہ بات طے کر دی ہے کہ ملزم کی جرم سے بریت اس کی دگنی بے گناہی کی غمازی کرتا ہے اور بریت کے فیصلہ کو صرف اور صرف اسی صورت میں کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے جب عدالت اس نتیجہ پر پہنچے کہ ماتحت عدالت کا فیصلہ استغاثہ کی پیش کردہ شہادتوں کے برعکس ہو یا فیصلہ میں کوئی قانونی نقص یا سقم ہو یا فیصلہ قانون کے تقاضوں کے مطابق نہ ہو جس سے کہ انصاف میں خلل واقع ہو، وگرنہ نہیں۔ اس ضمن میں عدالت عظمیٰ کے ان فیصلوں پر انحصار کیا جاسکتا ہے ”محمد شفیع بنام سرکار“ ۲۰۱۹ سپریم کورٹ منتقلی ریویو صفحہ ۱۰۴۵، اور ”محمد ظفر وغیرہ بنام رستم علی وغیرہ“ ۲۰۱۷ سپریم کورٹ منتقلی ریویو صفحہ ۱۶۳۹۔

۱۲۔ مندرجہ بالا بحث کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ ماتحت عدالت نے مسئول علیہم/ملزمان کی بریت کا جو فیصلہ کیا ہے وہ درست ہے اور ہم اس میں کسی قسم کی مداخلت کو درست نہیں سمجھتے۔ لہذا یہ اپیل بعد از ابتدائی سماعت خارج کی جاتی ہے۔

فیصلہ سنایا گیا۔

24.03.2021

\*سید محمد علی شاہ\*

جج

جج

جج